روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | بدھ ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ، ۲ ظہور ۱۳۶۸ہش ، ۲ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# طالب علم کے اغوا کے الزام میں پانچ احمدیوں کی گرفتاری

## گمشدہ طالب علم پانچ دن کے بعد خود ہی ظاہر ہوگیا

چک نمبر ۱۶۴ جنوبی ضلع سرگودھا میں پولیس نے ایک طالب علم کے اغواء کے الزام میں پانچ احمدیوں کو گرفتار کیا اور ان پر تشدد بھی کیا۔ لیکن پانچ دن گذرنے کے بعد طالب علم مذکور خود ہی ظاہر ہوگیا۔ پولیس نے گرفتار شدہ احمدیوں کو مزید ایک دن حراست میں رکھنے کے بعد رہا کردیا۔

واقعات کے مطابق چک نمبر ۱۶۴ جنوبی ضلع سرگودھا کا ایک طالب علم رانا محمد اشرف جو طلباء تنظیم جمیعت طلباء اسلام سرگودھا کا صدر بھی ہے ۲۵ جولائی کو غائب ہوگیا۔ اس کے بھائیوں نے پولیس میں رپٹ درج کروائی کہ بعض نامعلوم افراد نے اس کے بھائی کو اغوا کرلیا ہے۔

جمیعت علمائے اسلام سے منسلکہ مولوی صاحبان نے الزام لگایا کہ یہ طالب علم اغوا ہوا ہے اور اسے احمدیوں نے اغوا کیا ہے۔ پولیس نے اس پر ۲۶ جولائی کو چک ۱۶۴ جنوبی کے تین احمدی افراد مکرم سلیم صاحب مکرم رشید صاحب اور حمید احمد صاحب کو گرفتار کرلیا۔ اگلے روز ۲۷ جولائی کو دو اور احمدیوں کو امیر جماعت احمدیہ صوبہ پنجاب مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ کی رہائش گاہ ۶ سول لائنز سرگودھا سے گرفتار کرلیا۔ ان کے اسماء گرامی مکرم مجید احمد صاحب اور مکرم نعیم احمد صاحب ہیں۔ یہ دونوں احمدی دوست بھی چک ۱۶۴ جنوبی سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے مکرم مجید احمد صاحب امیر صاحب موصوف کے ڈرائیور ہیں جبکہ مکرم نعیم احمد صاحب جو مکرم مجید احمد صاحب کے بھائی ہیں۔ ضلعوار نظام میں کلرک ہیں۔ پولیس نے مکرم مجید احمد صاحب پر تشدد بھی کیا کہ وہ اعلیٰ جماعتی عہدیداروں کو اس کیس میں ملوث کرنے کا اقرار کرے مکرم مجید صاحب نے ظلم برداشت کیا لیکن جھوٹ سے اپنی زبان کو آلودہ نہ کیا۔

پولیس کی کارروائی ابھی جاری تھی کہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۹ء کو طالب علم مذکور بی اے کا امتحان دیتے ہوئے "دریافت" ہوگیا۔

پولیس کو اطلاع کی گئی کہ اب پانچ بے گناہ احمدیوں کو چھوڑ دیا جائے لیکن پولیس نے بجائے ان کو چھوڑنے کے ایک دن اور زیر حراست رکھا اور پھر ۳۰ جولائی کو انہیں رہا کیا۔

---

# شاہراہ غلبہ دین حق پر چلنے کیلئے جھگڑوں کے بوجھ کندھوں سے اتارنے ہونگے

## ہر احمدی چھوٹا بڑا خود کو دعوت الی اللہ کے کام میں جھونک دے

## زندگی کے ہر کام، ہر مشکل اور ہر ضرورت کے وقت دعا ہی انسان کا سہارا ہے

### جلسہ سالانہ لائبیریا ۱۹۸۸ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ لائبیریا کا جلسہ سالانہ مورخہ ۳/۴ دسمبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوا۔ اس کیلئے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خصوصی پیغام ارسال فرمایا جس میں حضور نے اختلافات اور جھگڑے ختم کرنے، دعوت الی اللہ میں ہر احمدی کے شامل ہونے اور دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کے اس پیغام کا مکمل متن ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:

میرے پیارے اور عزیز بھائیو، بہنو اور بچو!

یہ سن کر خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ لائبیریا مورخہ ۳، ۴ فتح/دسمبر ۱۳۶۷ہش/۱۹۸۸ء کو جلسہ سالانہ منعقد کررہی ہے۔ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔) اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے معمور فرمائے۔ اس میں شامل ہونیوالوں پر بھی اپنے افضال نازل فرمائے اور ان پر بھی جو باوجود خواہش کے کسی مجبوری کے تحت اس میں شامل ہونے سے قاصر رہے۔

خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس عظیم الشان اور موعود وجود کو قبول کرنے کی توفیق بخشی جس کی تمام قومیں منتظر تھیں اور پھر اس کے ذریعہ ایک رشتہ الفت میں منسلک کردیا۔ یہ نعمت محبت و الفت ایک معجزہ ہے جو خدا تعالیٰ نبیوں کو عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اور اللہ تعالیٰ کا احسان جو اس نے تم پر کیا، یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اور اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی جس کی وجہ سے تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

یہی اخوت اور بھائی چارے کی نعمت خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے ذریعہ دنیا کو عطا کی۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا کہ۔

"میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو ــــ (تم ایکدوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کردی۔) یاد رکھو کہ تالیف ایک اعجاز ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۸)

آج اللہ تعالیٰ نے حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے ذریعہ عرب و عجم اور سرخ و سفید کو محبت کی لڑی میں پرو کر ایک ایسی جماعت بنادی ہے جس کے ذریعہ (دین حق۔) کا غلبہ مقدر ہے۔ غلبہ کے تصور کے ساتھ ہی جو بات ذہن میں ابھرتی ہے وہ وہی اتحاد، یکجہتی اور باہمی محبت والفت ہے جس کا مذکورہ بالا ارشاد خداوندی میں ذکر ہے کیونکہ وہ فوج کبھی فتحیاب نہیں ہوسکتی جو خود منتشر اور پراگندہ ہو۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور شاہراہ غلبہ (دین حق) پر چلنے کے لئے اپنے اختلافات اور جھگڑوں کے بوجھ کندھوں سے اتارنے ہونگے صرف یہی نہیں بلکہ ایسے امور جو جماعت کی یکجہتی اور اتحاد کو نقصان پہنچانے والے ہوں ایسے امور جو فتنہ وانتشار کا موجب ہوں، ان کو دور سے ہی نفرت کے ساتھ دھتکارنا ہوگا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲؍ ظہور ۱۳۶۸ ہش — ۲؍ اگست ۱۹۸۹ء

# خوشی کا راز

انسان اپنے آپ کو خوش اور خوشحال رکھنا چاہتا ہے ہو سکتا ہے بعض لوگ خوشحالی کی پرواہ نہ کریں لیکن خوش رکھنے کی خواہش سے کوئی بھی دامن چھڑا نہیں سکتا۔ اگرچہ خوشی کی تعریف میں فرق آجانے سے خوشی حاصل کرنے کے ذرائع میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور خوشی کا رنگ ڈھنگ بھی بدل جاتا ہے۔ لیکن بہر حال خوش رہنا ہر شخص کی خواہش ہے اور اسکے لئے حتی الامکان کوشش بھی کی جاتی ہے۔

حقیقی خوشی کیا ہے۔ اس کا سمجھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا خوشی کا حاصل کرنا۔ بعض لوگوں کو ظلم و تشدد میں خوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہ ظلم کرتے ہیں اور ہنستے ہیں۔ مکانوں کو آگ لگاتے ہیں تو خوشی سے ناچتے ہیں۔ کسی کو ہلاک کرنے کے لئے گولی چلاتے ہیں تو ہنستے ہوئے ان کے دانتوں کا سارا بیڑا نظر آنے لگتا ہے۔ لیکن کیا یہ حقیقی خوشی ہے۔ کیا یہ مستقل طور پر خوش رکھنے والی باتیں ہیں کیا یہ دوسروں کو بھی خوشی مہیا کرنے کے سامان ہیں۔ کیا اگر ایسا ہی کوئی اور کرے تو یہ لوگ اپنی خوشی کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ یہ نہایت اہم سوال ہیں اور ان کے جوابات کے لئے ہر شخص کو اپنی اپنی جگہ سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔

اس سوچ کے لئے ہم ایک آسان زاویہ پیش کرتے ہیں۔ انسان کا تعلق خدا سے ہے، معاشرے سے ہے اور اپنے آپ سے اور ان تینوں کو حقیقی طور پر خوش رکھنے سے انسان حقیقی خوشی حاصل کر سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی ایک وقت میں کسی ایک پہلو کی سمجھ نہ آئے لیکن ان تینوں پہلوؤں کو یکجا کر کے بات کا سمجھ لینا کوئی مشکل کام نہیں۔ خدا خوش رہے۔ معاشرے کی بہبود کے کام کیجئے۔ اپنے آپ سے دھوکا نہ کیجئے۔ یہ ہے حقیقی خوشی کا راز۔ اگر ہم ان تینوں پہلوؤں پر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ نہ صرف ذاتی خوشی کا راز ہے بلکہ خوشی کے پھیلاؤ کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ خدا بھی خوش، لوگ بھی خوش اور ہم خود بھی خوش۔

---

حالات کا کیا ہے جیسے بھی حالات ہوں دن کٹ جاتے ہیں
گھنگھور گھٹاؤں کے بھرے بھرے بادل چھٹ جاتے ہیں
ایمان نہ ہو تو ذرّے ذرّے سے دل ڈرنے لگتا ہے
ایمان کے حامل طوفانوں کے آگے بھی ڈٹ جاتے ہیں

ـــــ ابوالاقبال ـــــ

---

جو کچھ ترا جی چاہے وہی مان مگر دیکھ
اعمال سے غفلت نہ برت ان کا ثمر دیکھ

یہ جانچ کہ تُو کتنا قریب اس کے گیا ہے
اللہ سے مانگ اور دعاؤں کا اثر دیکھ

چلتا ہی چلا جا کہ بہت دُور ہے منزل
دشوارئ رہ دیکھ نہ اندازِ سفر دیکھ

ہر چیز کو دے داد کی سوغات بہر نوع
ہر کام کی بنیاد میں تکمیلِ ہُنر دیکھ

راضی برضا رہ کہ یہ ہے حُسنِ قناعت
حاجت تِری غیروں کو نہ آجائے نظر دیکھ

اپنوں کی نظر حُسنِ نظر کا ہے نمونہ
گر دیکھ سکے تو کبھی غیروں کی نظر دیکھ

راحت طلبی سے تو کوئی کام نہ نکلا
تھوڑی سی مشقّت کا بھی اب تجربہ کر دیکھ

احسان فراموش پہ احسان کئے جا
دیتا ہے جو ہر حال میں سایہ وہ شجر دیکھ

سیکھا ہے تو سیکھا ہے نسیمؔ اوروں سے تُو نے
تجھ میں کوئی خوبی نہیں، اوروں کا ہُنر دیکھ

نسیمؔ سیفی

---

## مضمون نگار حضرات سے گذارش

گذارش ہے کہ آپکا مضمون صاف لکھا ہونا چاہیئے۔ اگر آپنے شکستہ خط میں لکھا تو مضمون قابل اشاعت اور بہت اچھا ہونے کے باوجود یا چھپ نہیں سکے گا یا بہت دیر سے چھپے گا شکستہ خط میں لکھے ہوئے کئی مضامین ہمارے پاس پڑے ہیں جو ہم شائع کرنا چاہتے ہیں لیکن جب تک صاف نہ لکھے ہوں انکا شائع کرنا ممکن نہیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## شذرات

نون سین

# انقلاب جون

جعفر نمیری جب سے سوڈان کی صدارت سے برطرف ہوئے ہیں مصر میں اپنی زندگی کے دن گذار رہے ہیں۔ خیال یہ تھا کہ ان کے بعد سویلین حکومت ایک لمبے عرصے تک ملک کی باگ ڈور سنبھالے رکھے گی۔ لیکن ہوا یہ کہ ایک غیر معروف بریگیڈیئر اے ایچ عمر حسن نے گذشتہ جمعہ کے روز ۳۰ جون ۸۹ء کو حکومت کا تختہ الٹ دیا۔

پہلے تو بی بی سی نے یہ اطلاع دی کہ وزیر اعظم صادق المہدی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور ان کے متعدد ساتھیوں کو بھی زیر حراست لے لیا گیا ہے۔ لیکن پھر یہ بھی سننے میں آیا کہ صادق المہدی کو ان کے اپنے گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ بعد کی خبروں سے پتہ چلا کہ وہ روپوش ہو گئے ہیں۔ اور فوجی حکومت انہیں تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ بعض لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ شاید سابق صدر جعفر نمیری اس سازش کے پیچھے ہوں۔ لیکن انہوں نے اس بات کی تردید کی ہے۔ کہ حکومت کی تبدیلی میں ان کا کوئی ہاتھ ہے۔ حکومت کی اس تبدیلی سے دو چار ماہ پہلے سے لے کر تبدیلی تک سویلین حکومت اور فوج کے درمیان کبھی گفت وشنید اور کبھی جھگڑے کی صورت پیدا ہو جاتی تھی۔ فوج کو اس بات کا احساس تھا کہ لوگ صحیح طور پر ملک کی خدمت نہیں کر رہے۔ چونکہ حکومت کی یہ تبدیلی جون کے مہینے میں واقع ہوئی ہے اس لئے اسے انقلاب جون کا نام دیا گیا ہے تبدیلی کے وقت فوج نے تمام کلیدی مقامات پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور پلوں کی حفاظت کا انتظام کرنے کے ساتھ ساتھ ہوائی اڈہ بھی بند کر دیا تھا۔ پہلے براڈکاسٹ میں فوج کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ مسلح افواج نے اقتدار اس لئے سنبھالا ہے کہ سیاستدانوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ملک کو جو نقصان پہنچ رہا تھا اس کا ازالہ کیا جائے۔ بعد میں یہ بھی کہا گیا کہ ملک کو نقصان پہنچ بھی چکا ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ مزید نقصان پہنچنے کے امکانات ہیں۔ (اگر سیاستدان برسر اقتدار رہتے) انہوں نے اس نقصان کی انتہا کو ان الفاظ میں پیش کیا کہ آپ لوگوں کی زندگیاں مفلوج ہو کر رہ گئی ہیں۔ عراقی خبر رساں ایجنسی نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ اس بیان میں افواج سوڈان نے لوگوں سے اس امید کا اظہار کیا کہ وہ فوج کے حق میں مظاہرے کریں

سوڈان کی آبادی ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے اور یہ ملک دیگر تمام افریقی ممالک میں سے سب سے زیادہ مفلوک الحال ہے اور آپس میں انتشار اور انشقاق کی کیفیت بھی آخری حدود کو چھو رہی ہے۔ جہاں تک مختلف طبقات کے آپس میں کشیدہ حالات کا سوال ہے۔ شمال میں عرب لوگ ہیں اور جنوب میں عیسائی اور بد مذہب۔ اور ایک لمبے عرصے سے ان کی آپس میں ٹھنی ہوئی ہے۔ افواج سوڈان نے اس بات کا بھی اعلان کیا ہے کہ وہ عرب ممالک سے ہم آہنگی چاہتے ہیں۔ اور جتنے معاہدے پہلے طے پا چکے ہیں ان سب پر عمل درآمد کریں گے۔ سوائے اس کے کہ ان میں کوئی ایسی شق ہو جو سوڈانی مفاد کے خلاف جائے۔ بیان کے اختتام پر جو نعرہ لگایا گیا وہ یہ تھا "مسلح افواج۔ زندہ باد" اور "شاندار سوڈان کے عوام الناس زندہ باد،، اس بات کو بار بار دہرایا گیا کہ سوڈان تمام عرب ریاستوں کے ساتھ بہتر تعلقات کا خواہاں ہے۔ ام درمان ریڈیو سے ایک بیان نشر کیا گیا جن کے نشر کرنے والوں کو "قومی آزادی کا انقلاب،، کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اسی بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تمام معاہدوں کی پاسداری کی جائے گی اور کہ اقوام متحدہ کی عالمگیر کنونشنز میں جو بھی فیصلے ہو چکے ہیں ان سب کی پابندی کرنا بھی افواج سوڈان اپنی ذمہ داری سمجھیں گے۔ اسی طرح عرب لیگ اور افریقی اتحاد کی تنظیم کے فیصلوں کی پابندی پر بھی زور دیا گیا۔ اپنے دوستوں (یعنی دوست ممالک) کو اس بات کی یقین دہانی کروائی گئی کہ سوڈان ان کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ بہتر تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ مصر کی خبر رساں ایجنسی جسے مینا (MENA) کہتے ہیں اور عراق کی خبر رساں ایجنسی جسے اینا (INA) کہتے ہیں کے مطابق مسلح افواج بریگیڈیئر عمر حسن احمد البشیر کی قیادت میں ایک کمانڈ کونسل آف ریوولیوشن (انقلاب کی کمانڈ کونسل) جو قومی آزادی کے لئے کام کرے گی قائم کر دی گئی ہے اس کونسل نے ۱۹۸۶ء کی عبوری کانسٹی ٹیوشن کو منسوخ کر دیا ہے اور سپریم کونسل کو جسے کالجیئیٹ پریذیڈنسی بھی کہتے ہیں پارلیمنٹ سمیت برطرف کر دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ریڈیو ام درمان کے ایک نشریئے میں بریگیڈیئر جنرل عمر حسن نے کہا کہ صادق المہدی اور ان کے معاون اور ساتھی اس بات میں ناکام رہے تھے کہ صحیح معنوں میں حکومت کر سکیں۔ اور اس طرح انہوں نے دنیا بھر سے سوڈان کو الگ تھلگ کر دیا اور ملکی معیشت تباہ کر دی جس روز حکومت کا تختہ الٹا گیا ہے اس سے اگلے روز صادق المہدی وزیر اعظم لیبیا جانے والے تھے تاکہ وہاں پر معمر قذافی کے ساتھ اس معاملے پر گفت وشنید کریں کہ سوڈان میں باغیوں کی موجودگی کے پیش نظر امن و امان کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔ وہاں پر باغی ۱۹۸۳ء سے اس کوشش میں مصروف ہیں کہ عیسائیوں اور بد مذہبوں کے علاقے کو سوڈان سے الگ کر لیا جائے اور اس طرح مسلمانوں کا شمال ایک الگ ملک بن جائے۔ اور عیسائیوں اور بد مذہب لوگوں کا جنوب ایک الگ ملک ہو کہتے ہیں کہ صادق المہدی کی حکومت آہستہ آہستہ قدم بقدم گفت وشنید کی طرف بڑھ رہی تھی تاکہ ان لوگوں کے ساتھ کوئی معاہدہ قرار پا سکے اور ملک میں امن کے قیام کی ضمانت دی جا سکے۔

امریکی سفیر کے ساتھ بات طے کرتے ہوئے اتوار کے روز سوڈان کے نئے فوجی سربراہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ امریکہ نئی حکومت کو تسلیم کرے اور فوری طور پر امداد کا ہاتھ بڑھائے انہوں نے اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ مصر نے نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے اور مزید گفت وشنید کی دعوت دی ہے جنرل بشیر نے اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے اپنے ذمہ دار افسروں کو حسنی مبارک سے گفتگو کرنے کے لئے مصر بھیجا ہے۔ جنرل عثمان احمد حسن جو موجودہ چار کمشنوں میں سے ایک کمشن کے سربراہ ہیں نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ سابق حکومت کے ۲۰۔ ارکان کو گرفتار لیا گیا ہے یہ بیان اس وقت دیا گیا جبکہ جنرل بشیر سربراہ حکومت نے ایک اخبار کے نمائندے کو بتایا کہ فوجی حکومت وقت کے ساتھ جنگ کر رہی ہے۔ یعنی بہت سی باتیں کرنے کیلئے ان کے پاس بہت کم وقت ہے۔ انہوں نے ملک کو اس بات کا بھی یقین دلایا کہ قبیلہ نوازی کا موجودہ حکومت میں کوئی عنصر نہیں ہے۔

مصر کی خبر رساں ایجنسی کو جنرل بشیر نے بتایا کہ سب سے پہلا کام جو وہ کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ چھ سالہ بغاوت جو عیسائیوں اور بد مذہب لوگوں کی طرف سے حکومت کے خلاف کی جا رہی ہے۔ اس کا خاتمہ کیا جائے۔ کہتے ہیں کہ جنرل بشیر کے لئے انتہائی مشکل کام ہے وہ گفت وشنید کے ذریعے پایہء تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اسلامی قانون کا نفاذ ہے جسکی مخالفت عیسائی اور بد مذہب لوگ پورا زور لگا کر کر رہے ہیں۔ وہ رشوت ستانی کے ختم کرنے کو بھی خاصی اہمیت دیتے ہیں۔

قارئین کو یاد ہو گا کہ جہاں تک شرعی نظام کے قیام کا سوال ہے جعفر نمیری نے ایک عالم دین محمود کو کسی شرعی اختلاف پر کافر اور مرتد کہہ کر سزائے موت دی تھی۔ اس سزائے موت کی وجہ سے بھی خاصہ ہنگامہ کھڑا ہو گیا تھا۔ جنرل بشیر نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ ممکن ہے کہ صادق المہدی اور ان کے ساتھیوں کو سزائے موت دی جائے۔ جو کچھ وہ کرنا چاہتے ہیں اس کی راہ میں روڑے اٹکانے والوں کیلئے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار نہیں کر سکیں گے۔

جعفر نمیری کے متعلق اس فوجی حکومت کا یہ فیصلہ سامنے آیا ہے کہ اگر وہ سوڈان واپس آ گئے تو ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ اگرچہ سوڈان کے ایک عام شہری کی حیثیت سے انہیں اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے ملک واپس آئیں اور وہاں جس طرح چاہیں اپنی نجی زندگی کے معمولات میں مشغول ہوں۔

جعفر نمیری نے ۱۹۶۹ء میں اس وقت کی حکومت کا تختہ الٹ کر اپنے آپ کو سوڈان کا صدر مقرر کر لیا تھا۔ ۱۹۸۵ء میں ان کی اپنی حکومت کا تختہ الٹا گیا اور سویلین حکومت برسر اقتدار آئی۔ اب

گذشتہ جمعہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے روز اس سویلین حکومت کا تختہ الٹا گیا ہے۔ اور جنرل بشیر برسر اقتدار آگئے ہیں۔ جب جنرل نمیری کی حکومت کا تختہ الٹا گیا تو خرطوم میں ان پر انتہائی غداری کا الزام لگایا گیا تھا۔ جسکی سزا موت تھی۔ کویت کے ایک اخبار "الانباء" کو ۴ جولائی ۱۹۸۹ء منگل کے روز انٹرویو دیتے ہوئے نمیری نے کہا کہ وہ بھی صادق المہدی کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ انہوں نے کہا میں مصر سے جانے ہی والا تھا کہ سوڈان کی حکومت کے خلاف جنگی اقدام کئے جائیں۔ لیکن چونکہ اب اس حکومت کا تختہ الٹا جاچکا ہے اس لئے مجھے مزید کسی اقدام کی ضرورت نہیں۔

اخباری خبروں کے مطابق موجودہ فوجی انقلاب سے دو روز قبل جعفر نمیری مصر سے روانہ ہو چکے تھے۔ وہ وہاں سے کسی نامعلوم افریقی ملک میں پہنچ گئے تھے تاکہ وہاں سے وہ سوڈان پہنچ کر اقتدار پر قبضہ کر لیں۔ اگرچہ ان کا اپنا بیان اس کی تردید کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے مصر تو نہیں چھوڑا تھا لیکن تیاری ضرور کر رہا تھا کہ سوڈان کی حکومت کے ساتھ جنگ کی جائے اور صادق المہدی کی حکومت کا تختہ الٹا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک فوجی ہوں اور اس بات کے لئے ہر وقت تیار ہوں کہ جو کام میرے سپرد کیا جائے وہ اپنے ملک کے مفاد میں ضرور کروں۔

سعودی عرب کے ایک اخبار "عکاظ" کو انٹرویو دیتے ہوئے فوجی سربراہ نے کہا کہ ابھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ نمیری کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ اور انہیں وطن واپس آنے کی اجازت دی جائے گی یا نہیں۔ وہ ۱۹۸۵ء سے مصر میں رہ رہے ہیں۔

## ایک استقبالیہ

مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے "دی ہڈرز فیلڈ ڈیلی ایگزامینر" کا ایک تراشہ بھیجا ہے یہ تراشہ ایک خط پر مشتمل ہے اور یہ خط رینے سرن دت (RENESEREN-DAT) نے تحریر کیا ہے۔ مسٹر دت کہتے ہیں کہ میں اس کالم کے ذریعے احمدیہ ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ۲۱ مئی (اتوار) کے روز ایک نہایت اچھا استقبالیہ احمدیہ مشن ہڈرز فیلڈ نے عید کے موقعہ پر دیا۔ موجودالوقت دنیا میں جہاں ہر طرف شور و غوغا ہے اور جہاں ہر انسان انسان سے ہمدردی کرتا ہوا بھی ڈرتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسے غلط سمجھ لیا جائے۔ یہ تقریب بہت حد تک روشن ضمیری کا ایک تجربہ ثابت ہوئی۔ ایسا معلوم ہوا کہ خوشگوار ہوا کا ایک جھونکا آگیا ہے خاص طور پر میرے لئے کہ میں ایک اپنی سمجھ کے مطابق اچھا عیسائی ہوں۔ اور دین حق کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا مجھے شوق ہے۔ بہت سے لوگ جو میرے دوست ہیں اس مذہب کے بہت اچھے پیروکار ہیں۔ اس تقریب کے ذریعے مجھے بہت سی باتیں سمجھنے کا موقع ملا اور ان لوگوں کے ساتھ کسی قدر ہم آہنگی پیدا کرنے کا جن لوگوں کے ساتھ میں اس دنیا میں اپنی زندگی بسر کر رہا ہوں۔ ہمارا عقیدہ جس میں ہم سب مشترک ہیں امن ہے۔ اور ہم سب کوشش کرتے ہیں کہ امن کا دور دورہ ہو میں نے اس تقریب پر بہت اچھے اچھے مقررین کی تقریریں سنیں جن میں سے ایک دارالذکر لنڈن کے امام بھی تھے جنہوں نے نہایت اچھے انداز میں حاضرین کو اپنے مذہب کے متعلق ضروری باتیں بتائیں۔ ایک بہت اچھی دعوت کا بھی انتظام تھا اور مدعوئین میں کرک لیس سی واٹسن KIRKLEESC WATSON جو یہاں کے میئر ہیں اور ان کی بیگم اور کونسلرز اور دیگر افراد نے اس میں حصہ لیا۔ اگرچہ میئر اور ان کی بیگم نہایت مصروف انسان ہیں اس کے باوجود دعوت کے بعد انہوں نے کچھ وقت احباب سے گفتگو کرتے ہوئے گذارہ۔ تمام وہ دوست جنہوں نے اس تقریب کا انتظام کیا تھا۔ ہمارے شکریے کے مستحق ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ مہمان نوازی بھی ایک قسم کی عبادت ہی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ مختلف امور میں شراکت کرنا آپس کی محبت اور افہام و تفہیم کو بڑھاتا ہے تمام مہمانوں نے ایک نہایت اچھے طریق پر لگائی ہوئی نمائش بھی دیکھی اور انہیں معلوم افزا کتب بھی میسر آئیں یہ کتب انگریزی میں ترجمہ شدہ ہیں۔ اور ان سے ہمارے علم میں خاصا اضافہ ہوا۔ نوجوانوں نے اس تقریب کو حقیقی معنوں میں ایک فیملی تقریب بنا دیا۔ وہ نہایت محبت اور جوش کے ساتھ اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔ مہمانوں کا استقبال بھی کرتے تھے۔ اور اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت پیش آتی تھی تو وہ نہایت محبت کے ساتھ پیش کرتے تھے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کی اس نوازش کو اور اس محبت کو کبھی نہیں بھولوں گا۔

## سعودی عرب اور ایران

اب تو مسلمان فریضہ حج ادا کر چکے ہیں۔ ساری دنیا سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پہنچنے والوں کی تعداد لاکھوں میں گنی جاسکتی تھی۔ تقریباً دنیا کے ہر ملک سے لوگ حج کرنے کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پہنچے لیکن ایران سے کوئی شخص حج کرنے کے لئے نہیں گیا تھا۔ اگرچہ دیگر ممالک میں بسنے والے متعدد ایرانی اس فریضہ کی سرانجام دہی کیلئے وقت پر وہاں پہنچ گئے۔ سعودی عرب کی حکومت کا کہنا ہے کہ ایران سے لوگوں کے حج کیلئے نہ آنے کی ذمہ داری ایرانی حکومت پر ہے۔ کیونکہ سعودی عرب نے دوسرے ممالک سے آنے والے ایرانیوں کو اجازت دیکر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ نہ ایران کے خلاف ہے اور نہ ایرانیوں کے۔ یہ بیان سعودی عرب کے وزیر داخلہ نائف بن عبدالعزیز نے ۵ جولائی کو دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سعودی عرب تو دنیا بھر کے مسلمانوں کے حج کے لئے آنے پر خوش آمدید کہتا ہے۔ اور جب ہم دنیا بھر کہتے ہیں تو ایرانی بھائی بھی اس میں شامل ہیں۔ انہوں نے ایرانیوں پر یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی کہ اگر وہ ایران سے سعودی عرب نہیں آسکتے تو یہ ان کی اپنی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہیں سعودی عرب نے آنے سے ہرگز نہیں روکا۔ یہ دوسرا سال ہے کہ ایران کے باشندے ایران سے سعودی عرب نہیں جاسکے۔ نائف بن عبدالعزیز نے مزید کہا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مقدس مقامات کے دروازے ہمیشہ اور سب مسلمانوں کے لئے کھلے ہیں چاہے وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں۔ سعودی عرب اور ایران کے سفارتی تعلقات گذشتہ سال منقطع ہو گئے تھے اور اسکا باعث جو بیان کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ ایران اپنے لوگوں کو سیاسی مقاصد کیلئے حج کے موقع پر سعودی عرب بھیجتا ہے۔

اس سے پہلے ۱۸ مئی کو شاہ فہد نے اس بات کی مذمت کی کہ کسی ملک کے باشندے تشدد آمیز رویہ اختیار کریں ایسے لوگوں کو سزا دی جائے۔ مناسب ہے اور سزا بھی ایسی کہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔ کہتے ہیں کہ شاہ فہد کا اشارہ اس ایرانی سفارتی تنازعے کی طرف تھا جو حاجیوں کا کوٹا مقرر ہونے پر ایران کی طرف سے کھڑا کیا گیا۔ شاہ فہد پان اسلامک اتحاد کانفرنس کے اس اجلاس سے خطاب کر رہے تھے جس میں ۴۴ "وزرائے وقف" بلائے گئے تھے۔ شاہ فہد نے اپنی اس افتتاحی تقریر میں یہ بھی کہا کہ جو شخص بھی اسلام کے نام کو بدنام کرنے کا باعث بنتا ہے اسے مستوجب سزا ٹھہرانا چاہیئے۔ اگرچہ انہوں نے سزا کی نوعیت کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے ایران کا نام لے کر تو یہ بات نہیں کہی۔ لیکن عرب سفارت کاروں کا یہی خیال تھا کہ وہ تہران کی حکومت کا ذکر کر رہے ہیں۔ سعودی عرب اور ایران کے تعلقات اس سال پھر خراب ہو گئے۔ اور اس خرابی کی بنیاد یہی تھی کہ سعودی عرب نے اس بات پر زور دیا کہ حج کرنے والوں کی ہر ملک کے لئے جو تعداد مقرر کر دی گئی ہے اس پر عمل کیا جائے۔ یہ کوٹا سسٹم سعودی عرب نے گذشتہ سال شروع کیا تھا۔ اس کے مطابق دس لاکھ افراد پر ایک ہزار لوگوں کو حج کرنے کے لئے بھیجا جاسکتا ہے۔

ڈپٹی پرائم منسٹر جو سیاسی امور کے ذمہ وار ہیں نے ۱۸ مئی کو کہا کہ اسلامی ری پبلک (ایران) ایک لاکھ ۵۰ ہزار لوگوں کو حج کے لئے بھیجنا چاہتا ہے۔ کوٹا سسٹم کے مطابق ایران صرف اس تعداد کا ایک تہائی بھیج سکتا ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ ہم اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ لوگوں کو حج کے لئے بھیجا جائے گا تاکہ وہ فریضہ حج ادا کر سکیں۔ وزرائے وقف کی چار روزہ کانفرنس میں ایرانی نمائندگان کی عدم موجودگی نہایت نمایاں تھی۔ تہران کی حکومت نے سعودی عرب کو اس بات کی اطلاع دی کہ انہوں نے کانفرنس میں عدم شرکت کا فیصلہ کیا ہے یہ کانفرنس سعودی وزیر عبدالوہاب عبدالواسع نے بلائی تھی۔

ایران کے ایک کیبنٹ وزیر نے اس کانفرنس کے متعلق کہا کہ یہ سلطان کے علماء کی کانفرنس ہے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ شرکت کرنے والے تمام کے تمام حکومت کے زیر اثر مذہبی دانشور تھے۔ ایران کا کہنا ہے کہ ان کے ملک کی آبادی ۵۳,۰۰۰,۰۰۰ ہے اگر اقوام متحدہ اس تعداد کی توثیق کر دے تو ۵۳ ہزار ایرانیوں کو حج کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ جہاں تک سعودی عرب کی طرف سے کوٹا سسٹم مقرر کرنے کا تعلق ہے یہ سکیم ۱۹۸۷ء کے اس ہنگامے کے بعد جاری کی گئی تھی جو مکہ مکرمہ میں وقوع پذیر ہوا۔ اور جس میں سینکڑوں ایرانی پولیس کے خلاف مزاحمت کرتے ہوئے مارے گئے تھے۔ پاکستان سے یا یوں کہیئے کہ پاکستانی یعنی پاکستان سے جانے والے اور دیگر ممالک سے اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ جانے والے ایک لاکھ کے قریب تھے۔

انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ساجدہ داؤد ۔ بہاولپور

# موسم کیسا ہو گا ۔؟

"محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق جمعہ کو مطلع ابر آلود رہے گا اور بارش ہو گی ۔ ہفتہ کو آسمان صاف رہے گا اور دن کو درجہ حرارت بڑھ جائے گا" عموماً ریڈیو اور ٹی وی پر موسم کا حال بتایا جاتا ہے تاکہ عوام الناس اپنے اوقات کار مرتب کر سکیں اور پیش از وقت حفاظتی اقدامات کر سکیں اور یقیناً عوام الناس کو اس کا بہت فائدہ پہنچتا ہے ۔ کاشتکار اپنی فصلیں سنبھالنے کی فکر کرتا ہے اور بیوپاری اپنی اجناس ۔ شہروں والے اس موسم سے زیادہ لطف اندوز ہونے کے طریقے سوچتے ہیں اور دیہاتی اپنی چھتوں کی خبر لیتے ہیں اور جھونپڑیوں میں رہنے والے ان کی مرمت کے سامان کرتے ہیں جو اکثر بے فائدہ ہوتے ہیں ۔

بہر کیف سوچنے کی بات یہ ہے کہ محکمہ موسمیات والوں کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو جاتا ہے کہ کل مینہ برسے گا اور پرسوں موسم خشک رہے گا ۔ اگرچہ یہ پیشگوئیاں کبھی کبھار ہی درست ہوتی ہیں تاہم موسم کے بارے میں درست پیش گوئی کرنے کے لئے بہت قیمتی آلات اور نقشوں کی ضرورت ہوتی ہے ۔

اور ان آلات اور نقشوں سے درست نتائج اخذ کرنے کیلئے بہترین تربیت بھی ضروری ہوتی اور پھر کہیں جا کر آپ ماہر موسمیات کی طرح پیش گوئی کرنے کے قابل ہوں گے اور آجکل تو اس مقصد کے لئے انتہائی جدید آلات اور موسمیاتی مصنوعی سیاروں سے مدد لی جاتی ہے ۔

لیکن آج کا موسم کیسا ہے ؟ اس کے جاننے کیلئے آپ کو نہ تو کسی محنت کی ضرورت ہے اور نہ صنعت کی اور نہ ہی جدید ترین آلات اور نقشوں کی ضرورت ہے بلکہ آپ اپنے گردونواح کا بغور جائزہ لے کر موسم کے بارے میں پیشگوئی کر سکتے ہیں اور اگر آپ نے ماحولیاتی تجزیہ درست کیا ہو گا تو آپ کی پیش گوئی درست ہونے کے ۹۰ فیصد امکانات ہیں لہذا موسم کا حال جاننا اگر آسان نہیں تو ایسا مشکل کام بھی نہیں ہے کیونکہ موسم کی پیش گوئی کرنے کیلئے بعض باتیں ایسی ہیں جو آپ خود بھی بخوبی جان سکتے ہیں ۔ بھئی ظاہر ہے جب محکمہ موسمیات معرض وجود میں نہیں آیا تھا تو تب بھی تو لوگ موسم کے بارے میں پیش گوئیاں کرتے ہوں گے اور انہیں پیش گوئیوں کی بنیاد پر لوگ اپنے کاموں کا شیڈول تیار کرتے ہوں گے ۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مانا کہ محکمہ موسمیات کے پاس جدید آلات اور نقشے ہیں جن کی مدد سے وہ موسمی پیشگوئیاں کرتے ہیں ۔ لیکن وہ قدیم لوگ آخر ان آلات اور نقشوں کی مدد کے بغیر درست موسمی پیشگوئیاں کیونکر کر لیتے تھے ۔ اس کے بارے میں انتہائی الف لیلوی باتیں اور طریق بتائے جاتے ہیں لیکن میری تحقیق کے مطابق یہ تمام باتیں سائنسی اور مسلمہ حقائق پر مشتمل ہیں اور وہ قدیم لوگ اگرچہ ان کہاوتوں کی بنیاد پر پیشگوئی تو کر لیتے تھے لیکن ان کہاوتوں کے پیچھے کیا سائنسی اصول کارفرما ہے اس سے شاید بلکہ یقیناً آگاہ نہیں ہوتے تھے ۔

بہر کیف بات موسمی پیش گوئی کی ہو رہی تھی تو آپ بھی وہی قدیم طریقہ استعمال کر سکتے ہیں ۔ بلکہ ہمارے بڑے بوڑھے تو کرتے بھی ہیں ۔ مثلاً ہوا کو سونگھ کر یا بعض کیڑوں مکوڑوں کی نقل و حرکت سے موسم کا اندازہ کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح بعض اور باتیں یا کہاوتیں بھی اس سلسلے میں معاون ہیں مثلاً یہ کہ اگر آسمان پر مغرب کی جانب کالے بادل دکھائی دیں تو بارش کا امکان ہے ۔ اسی طرح جب غروب آفتاب کے وقت آسمان صاف ہو تو رات ٹھنڈی رہیگی ۔ یا یہ کہ اگر اونچے اور نیچے بادل ایک ساتھ نہ چلیں تو موسم میں زبردست اور غیر متوقع تبدیلی کا امکان ہے

یا جب بادل نیچے ہوں اور کالے ہوں تو بارش ضرور ہو گی لہذا اپنا بوریا بستر سنبھالیں ۔ اسی طرح اگر چاند اور سورج کے گرد حلقہ سا بنا نظر آئے تو سمجھ لیں کہ بارش آئے گی اور برف باری ہو گی اگرچہ اس حلقے کو ہم تو آج تک نہیں پہچان سکے ۔ خیر آپ کوشش کر دیکھیں ۔

اسی طرح بعض باتیں انتہائی سائنسی اور ٹیکنیکل ہوتی ہیں مثلاً جب ریڈیو کے پروگرام میں گڑبڑ سنائی دے تو سمجھ لیں کہ مطلع ابر آلود ہے ۔ اسی طرح جب کھڑکیاں آسانی سے نہ کھلیں اور نمکدانی میں نمک جم جائے تو پھر سمجھ لیں کہ آئندہ ایام میں چھتریاں بیچنے والوں کا کاروبار خوب چمکے گا ۔

یا یہ کہ اگر دھواں آہستہ آہستہ ہوا میں اُڑے اور زمین سے زیادہ اونچا نہ اٹھے تو بارش کا امکان ہے ۔

اسی طرح جب بالوں میں کنگھی کرنے سے بال چٹخنے لگیں تو اس کا مطلب ہے کہ مطلع صاف اور خوشگوار رہیگا ۔

یا جب دانتوں، ہڈیوں اور جوڑوں میں درد ہو تو پھر سمجھ لیں کہ پل بھر میں جل تھل ہو جائے گا ۔

اسی طرح بعض اوقات پودے اور جانور بھی موسم کے بارے میں ایسی ایسی معلومات فراہم کرتے ہیں جو محکمہ موسمیات کی پیش گوئیوں کی نسبت کہیں زیادہ معتبر ہوتی ہیں مثلاً

اگر جھینگروں کے بولنے کی آواز آئے تو گرم موسم کی علامت ہے اس سلسلے میں بعض لوگوں کے تو یہاں تک دعوے ہیں کہ وہ جھینگروں کی جھیں جھیں گن کر ہوا کا درجہ حرارت بتا سکتے ہیں اس سلسلے میں ہمارا تجربہ تو ناکام رہا ۔ لیکن آپ بھی آزما کر دیکھ لیں ۔ طریقہ بہت آسان ہے کہ اگر آپ کے اڑوس پڑوس میں کوئی جھینگر رہتا ہو تو ۱۰ سیکنڈ تک اس کی جھیں جھیں گنیں اور اس گنتی میں ۳۷ مزید جمع کر دیں ۔ حاصل جمع درست درجہ حرارت ہو گا ۔ لیکن اپنے جواب کی صحت کے لئے آپ کو تھرمامیٹر کی ضرورت ہو گی ۔

اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر مکھیاں بھنبھنائیں اور مچھر شور مچائیں اور ابابیل نیچے نیچے اڑیں تو طوفانی بارش کا امکان ہے ۔ یا اگر ہوا میں دلدل کی بُو اور پھولوں کی خوشبو بس جائے تو بارش کا طوفان آنے والا ہے ۔

اس کے علاوہ اپنے طویل تجربے کی بنا پر کسان بھی موسم میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیش گوئی کر لیتے ہیں چنانچہ آپ نے اکثر بعض کسانوں کو یہ کہتے سنا ہو گا کہ " مجھے بارش کی بُو آ رہی ہے "

موسم کے متعلق ہزاروں چھوٹی چھوٹی کہاوتیں مشہور ہوتی ہیں ۔ ان میں سے بعض درست اور بعض محض توہمات ہوتی ہیں ۔ جنہیں تحقیق کب کا غلط ثابت کر چکی ہے اور ہر روز جدید تحقیق اس سلسلے میں نئی نئی باتیں دریافت کر رہی ہے تاہم محض تفریحاً آپ ان باتوں کو آزما کر اپنی معلومات میں اضافہ کر سکتے ہیں اور اس فن میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں ۔ لیکن ایک بات اس ضمن میں یاد رکھیں کہ باوجود اس کے کہ پھولوں کی خوشبو کیسی ہے اور پرندے یا جانور کیا کہتے ہیں ۔ اور ہڈیوں اور جوڑوں میں درد چھوڑ سوجن ہی کیوں نہ ہو آپ کی پیشگوئی غلط ہو سکتی ہے اور یہ کوئی شرمندگی کی بات نہیں بھئی آخر محکمہ موسمیات والوں کی پیش گوئیاں بھی تو اس قدر جدید آلات اور علم کے باوجود غلط ہو جاتی ہیں

دراصل بات یہ ہے کہ موسموں کا کنٹرول قدرت کے ہاتھ میں ہے محکمہ موسمیات یا ہماری ان کہاوتوں کے ہاتھ میں نہیں ہے ورنہ کبھی کوئی پیش گوئی غلط نہ ہوتی ۔

## بچوں کی تربیت کا صحیح طریق

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنے ایک مکتوب میں کسی سائل کو اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہ بچے اپنے ماں باپ کے کہنے پر نہیں چلتے اور انہیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں ارشاد فرماتے ہیں ۔

" یہ شروع سے آپ کی غلطی ہے یہ کبھی ممکن نہیں کہ بچے اپنے ماں باپ کی مرضی کیخلاف چلیں اور ضد کریں ۔ جب شروع سے تربیت کی جائے تو کس طرح ایسا ہو سکتا ہے ۔

یہ بات دو طرح سے پیدا ہوا کرتی ہے ۔ یا حد سے زیادہ سختی یا حد سے زیادہ نرمی سے ۔ جو لوگ بلا وجہ بچوں کو ڈراتے ہیں ۔ ذرا بچہ بڑا ہو جائے تو وہ ان کا مقابلہ کرنے لگتا ہے ۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو خود گستاخی سکھاتے ہیں ۔ جب بچہ کچھ بولنے لگتا ہے ۔ تو ماں باپ کے خلاف اور باپ ماں کے خلاف گستاخی سکھاتے ہیں اور اس پر خوش ہوتے ہیں مثلاً اس طرح وہ بچے کو سکھاتے ہیں کہ کہو " میں تجھے ماروں گا " ۔ اس کا آہستہ آہستہ قلب پر بُرا اثر پڑتا ہے ۔ دین حق نے یہی علاج بتایا ہے کہ وسطی طریق کو اختیار کیا جائے ۔ اس طرح کبھی کوئی دکھ نہیں پاتا ۔"

(الفضل ۱۰ ؍ اگست ۱۹۲۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ نصیر احمد

یاد رفتگاں

# برادرم محمد شفیع اشرف صاحب

"الفضل" کا آنا ہمیشہ خوشی کا باعث ہوتا ہے، خاص طور پر اس نئے دور میں جو طویل جبری التواء کے بعد چل رہا ہے لیکن بعض دفعہ "الفضل" ایسی خبریں بھی لے آتا ہے جنکو دل کسی وقت بھی سننے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال یہ بھی "الفضل" کی ڈیوٹی ہے۔ ایسی ہی ایک خبر ہمارے محمد شفیع اشرف صاحب کی وفات کی ملی۔ یقین نہیں آتا کہ ایسا ہو چکا ہے لیکن تکلیف دہ خبریں عموماً سچی ہی نکلا کرتی ہیں۔ بہرحال یہ طے ہے کہ ہمارے دل مانیں نہ مانیں۔ اشرف صاحب سے اب اس جہانِ فانی میں ملاقات بجز خواب کے ممکن نہیں۔ خبر پڑھ کر ذرا سوچ سمجھ بحال ہوئی تو ایک فلم سی دماغ میں چلنے لگی۔ اشرف صاحب کی یادوں کی فلم! اور یہ فلم ایک دو سال پر نہیں تقریباً ایک تہائی صدی پر محیط ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ سب کچھ نہ میں تحریر کر سکتا ہوں نہ "الفضل" اتنی طویل داستان کو شائع کر سکتا ہے۔

۱۹۵۰ء کا زمانہ تھا۔ ربوہ میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ ہو رہا تھا۔ بڑی گہما گہمی تھی، گرد بھی خوب اڑ رہی تھی، اس وقت ایک نوجوان سیاہ داڑھی، سفید پگڑی باندھے، چشمہ لگائے سائیکل پر ادھر اُدھر بھاگ دوڑ میں معروف نظر آتا تھا، لیکن مجھے اس نوجوان میں کچھ تکبر سا نظر آیا، اور میں نے اسی وجہ سے اس سے تعارف حاصل کرنا بھی ضروری نہ سمجھا۔ بعد میں پتہ چلا یہ ہمارے اشرف صاحب تھے اور تکبر والا میرا اندازہ بھی غلط ثابت ہوا۔

۱۹۵۳ء میں "الفضل" بند ہوا اسکی بجائے کراچی سے "المصلح" جاری ہوا۔ ایک سال بعد جب "الفضل" دوبارہ چھپنا شروع ہوا تو کچھ عرصہ بعد "المصلح" کو ہفت روزہ کی شکل دے دی گئی۔ اور ہمارے اشرف صاحب اس کے ایڈیٹر بن کر تشریف لائے۔ خاکسار اس میں "یہ کراچی ہے" کے عنوان سے تماشائی کے نام سے کالم لکھتا تھا۔ اور اسی وقت سے میرے اور اشرف صاحب کے درمیان دوستی اور بھائی چارے کا رشتہ پیدا ہوا، اور پہلے دن سے ہی یکدم ایسا مستحکم ہو گیا کہ ان کی زندگی کے اخیر تک کبھی اس تعلق میں کمی نہ آئی۔ اشرف صاحب شاعر تھے۔ بہت اچھے شاعر اور چونکہ میرے پیارے بھی تھے اس لئے ان کے شعر بھی مجھے ہمیشہ پسند آتے رہے (حالانکہ میری پسند یا ناپسند سے کوئی فرق نہیں پڑتا) ۱۹۵۶ء کا دستور بنا۔ "المصلح" کا خاص نمبر نکالا گیا، جو دن رات کی محنت کا نتیجہ تھا۔ اس میں اشرف صاحب کی نظم بھی شامل تھی۔

ہے اب اپنے وطن میں اپنا ہی دستور ہے دیکھو آج کے دن

انہی دنوں میں ہمارے ایک مشترکہ دوست جن کا نام اس وقت ذہن میں نہیں آرہا، بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہوئے اشرف صاحب کہنے لگے چلو ہسپتال بیمار پرسی کو چلیں۔ ہم چند دوست پیدل ہی احمدیہ ہال سے ہسپتال کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں ہی اشرف صاحب نے شعر موزوں کرنے شروع کر دیئے۔

چلو اپنے بیمار کو دیکھ آئیں
چلو چشمِ غم خوار کو دیکھ آئیں
محبت چلو ساتھ تم بھی ہمارے
محبت کے حقدار کو دیکھ آئیں
تبسم کو آواز دینا کہ دوڑے
تبسم کی سرکار کو دیکھ آئیں

سارے شعر تو نہ مجھے یاد ہیں نہ تفصیل کا موقع، بہرحال وہاں جا کر جب مریض کے سامنے یہ اشعار پڑھے گئے تو میرے خیال میں مریض کی آدھی بیماری تو اسی وقت ختم ہو گئی۔

کراچی میں آپ کے قیام کے چند سال گزرے ایک عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن یادیں اس طرح حافظہ پر مرتسم ہیں کہ مٹائی نہیں جا سکتیں۔ کبھی کبھی دفتر میں کام زیادہ ہوتا تو رات احمدیہ ہال میں ان کے پاس ہی ٹھہر جاتا اور فجر کے وقت اگر میری آنکھ خود سے نہ کھل پاتی تو کانوں میں بڑی پیاری سی آواز آتی "حضرت! اٹھیئے کہ اب لذتِ خوابِ سحر گئی"۔ اس وقت خاکسار بھی اور اشرف صاحب بھی دونوں ہی فارغ البال تھے (یعنی غیر شادی شدہ) اور ہماری شکلیں دونوں کی ایسی ملتی تھیں کہ لوگ دھوکہ کھا جاتے۔ جس حجام سے ہم دونوں خط بنواتے تھے وہ ایک عرصہ تک دھوکے میں رہا کہ یہ مولوی صاحب عجیب ہیں۔ کبھی تیسرے دن کبھی اگلے دن ہی خط بنوانے آجاتے ہیں۔ وہ ہم دونوں کو ایک ہی وجود سمجھتا تھا اور حیران ہوتا تھا۔ ہم دونوں میں سے کوئی بھی اس کی غلط فہمی دور نہ کرتا اور یوں ہم لطف لیتے رہتے۔ ایک دن اتفاق سے ہم دونوں دوکان پر اکٹھے ہو گئے تو اس پر یہ عقدہ کھلا۔ ہماری شادیاں ہو گئیں۔ میں اسوقت کنری میں تھا۔ وہ ربوہ میں دونوں ہی ایک دوسرے کی شادی میں شریک نہ ہو سکے۔ میرے ابا جان حضرت ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب کی وفات ہوئی تو میں نے کتبہ بنوانے کی ذمہ داری اشرف صاحب پر ڈالی تھی۔ کیونکہ ان کا ذوقِ کتابت بھی بہت عمدہ تھا۔ آپ نے نہ صرف کتبہ منوایا (اسوقت آپ لاہور ہی تھے) بلکہ ربوہ میں بہشتی مقبرہ میں نصب کروانے کے بعد مجھے اسکی فوٹو بھی بھجوائی۔

ایک دن کراچی میں مجھے آپ کا خط ملا۔ میں فلاں تاریخ کو آرہا ہوں۔ اگلے روز انڈونیشیا کے لئے روانگی ہے۔ قیام کا انتظام جماعت کراچی کے ذمہ ہے۔ پتہ کر کے مل لیں۔ آپ سے ایک ضروری بات بھی کرنا ہے۔ خاکسار ایئرپورٹ پر پہنچ گیا۔ دو مربی اور بھی تھے۔ ایک غالباً راجہ نصیر صاحب تھے۔ امیر صاحب کراچی چوہدری احمد مختار صاحب بھی ایئرپورٹ پر آئے ہوئے تھے۔ میری خوش قسمتی کہ ان دو مربی حضرات میں سے ایک کو لے جانے کے لئے ان کے ایک عزیز نے اجازت مانگی۔ امیر صاحب نے اس شرط پر اجازت دی کہ علی الصباح ایئرپورٹ پر پہنچانا آپ کی ذمہ داری ہوگی۔ میں نے اشرف صاحب کے لئے درخواست کی۔ کیونکہ میرا گھر ڈرگ کالونی میں تھا جو ایئرپورٹ سے اتنا نزدیک تھا کہ پیدل بھی جا سکتے تھے خیر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اجازت مل گئی اور میں اپنے اشرف صاحب کو گھر لے آیا۔ رات وہ میرے پاس رہے۔ گرین ٹاؤن میں ایک عیزاز جماعت دوست عبدالوہاب تھے۔ ان کی ٹیکسی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے دوست انڈونیشیا جا رہے ہیں۔ آپ صبح پانچ بجے گاڑی لے کر میرے گھر آجاویں۔ انہیں ایئرپورٹ پر پہنچانا ہے۔ وہاب صاحب خود انڈونیشیا رہ آئے تھے۔ بڑے خوش ہوئے اور صبح ۳ بجے ہی گاڑی لے کر آگئے اور کہنے لگے میں نے سوچا شاید پھر آنکھ نہ کھلے۔ لہذا میں گاڑی میں سوتا ہوں۔ آپ نے جب روانہ ہونا ہو مجھے جگا دیں۔ بہرحال ہم ان کی ٹیکسی میں ایئرپورٹ پہنچے۔ راستہ میں وہاب صاحب نے اشرف صاحب کو بہت اچھی معلومات انڈونیشیا کے بارہ میں پہنچائیں اور فوری تعارف کے دو تین فقرے بھی وہاں کی زبان میں آپکو سکھائے۔ اشرف صاحب نے وہاں جا کر خط لکھا اور وہاب صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی معلومات اور فقروں نے مجھے بڑا فائدہ دیا۔ ضروری بات اس وقت آپ نے یہ بتائی کہ میں بیمار رہتا ہوں اور آپ سے درخواست ہے کہ میری وفات کے بعد میرا کتبہ آپ لگوائیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی دے اور میں آپ سے (خواہ چند روز ہی سہی) عمر میں بڑا ہوں۔ لہذا پہلا نمبر تو میرا آنا چاہیئے تو پھر آپ میرا کتبہ لگوائیں گے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ ایسا ہوا تو میں آپ کا کتبہ لگواؤں گا۔ لیکن میں نے پہلے جانا ہے اور آپ کو ہی میرا کتبہ لگوانا پڑے گا۔ اور ان کی بات سچی ہو کر رہی۔

آپ نہایت ملنسار اور با اخلاق تھے۔ گفتگو نہایت پاکیزہ زبان میں ہوتی۔

انڈونیشیا کا ایک واقعہ سنایا کہ وہاں ایک امیر آدمی کے بچے کو کوئی تکلیف ہوگئی۔ دوا سے فرق نہ پڑا تو وہ آدھی رات کو مشن ہاؤس میرے پاس پہنچا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ میرے پاس اس لئے نہیں آیا کہ میں محمد شفیع اشرف ہوں بلکہ سلسلہ کا خادم سمجھ کر مجھے بزرگ خیال کرتا ہے۔ مولا کریم تو اس کے بچے کو شفا دے اور ساتھ ہی ہومیو پیتھک کی دوا جو مجھے درد گردہ کے لئے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر نے دی تھی اس کی بھی چند خوراکیں دے دیں۔ وہ چلا گیا اور میں سجدے میں پڑ گیا دو بجے کے بعد میرا دل بے چین ہوا تو میں رکشہ لے کر اس شخص کے گھر گیا وہ میاں بیوی اس قدر حیران ہوئے اور اس قدر انہوں نے اپنی عزت افزائی خیال کی کہ امام وقت کا نمائندہ بچے کی حالت دیکھنے کے لئے خود چل کر ہمارے گھر آیا ہے۔ بچہ آرام سے سو رہا تھا۔ میں نے اسے پیار کیا اور پھر اس کے بعد بچے کو یہ تکلیف نہ ہوئی۔ انڈونیشیا سے بھی ان کے محبت بھرے خط آتے اور بعض دفعہ جذبات میں آکر اپنی بیگم صاحبہ کو منظوم کلام بھجواتے تو اس کی نقل بھی اس نالائق کو بھجواتے۔

حضرت امام سے ان کو عشق تھا۔ اور قدرتِ ثانیہ کے تیسرے اور پھر چوتھے مظہر بھی ان کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے اور ان کی صلاحیتوں اور قابلیت پر اعتماد کرتے نہایت اہم ذمہ داریاں ان کے سپرد فرماتے رہے۔ بیماری کے پیش نظر جب حضور نے آنکو نظارت امور عامہ اور دیگر کاموں سے فارغ کر کے صرف حدیقۃ المبشرین کی ذمہ داری دیدی تو مجھے خط لکھا کہ اب خط لکھنے کی فرصت مل جایا کریگی۔ لیکن یہ شاید ان کا آخری خط تھا میرے نام۔ عجیب متوکل شخصیت تھی۔ کبھی اپنے کسی ذاتی کام یا مسئلے کے لئے انہیں فکر مند نہیں دیکھا۔ یوں جیسے ان کا ذاتی مسئلہ کوئی کبھی پیدا ہی نہ ہوا ہو اور شاید

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آپ کا خط ملا

مکرم یعقوب امجد صاحب کھاریاں سے تحریر فرماتے ہیں:۔

بفضل اللہ آپ کے مزاجِ گرامی کے بخیر ہونے کی اطلاع "الفضل" کا ہر تازہ شمارہ لیکر آتا ہے۔ اس ناچیز نے جب سے روزنامہ الفضل کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ وہ دور کوئی چالیس سال پر محیط ہے۔ اگرچہ محترم خواجہ غلام نبی صاحب اور محترم رحمت اللہ صاحب شاکر کا دور بھی آنکھوں کے سامنے ہے مگر اس وقت کا مطالعہ محدود تھا۔ ہاں! اتنا خوب یاد ہے کہ محترم موصوف شاکر صاحب بزرگوار قادیان میں دار العلوم یعنی عاجز کے محلے میں رہتے تھے۔ اور بیت النور میں اُن سے ملاقات ہوتی تھی۔ انکے بیٹے محترم جری اللہ صاحب میرے ہم عمر تھے۔ اس دور کے بعد پاکستان کی ابتداء میں "الفضل" جاری ہوا تو محترم روشن دین صاحب تنویر کا یادگار اور بھرپور دور تھا خصوصاً ۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۴ء میں ان کے مدلل و مؤثر اداریے اور منظومات ان حالات کے تقاضوں کو خوب پورا کرتی تھیں۔

ان کے بعد محترم جناب مسعود احمد خان صاحب دہلوی کے قلم کی جولانیاں اپنا انداز دکھلاتی رہیں۔ آنجناب نے ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۴ء تک جس انداز سے اپنے اداریے رقم فرمائے اور نثری جوہر بکھیرے وہ بھی اس دور کے حالات و واقعات کے تقاضوں کو پورا کرتے رہے اور خوب کرتے رہے۔

اب نومبر ۱۹۸۸ء کے اواخر سے ایک تیسرا دور میرے سامنے آغاز پایا ہے۔ اگرچہ یہ دور پہلے سے کٹھن نظر آرہا تھا۔ مگر آپ نے اپنی فکر رسا سے کام لیکر جس راہ پر "الفضل" کو چلایا، بڑھایا، سنوارا اور چمکایا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ آپ کے مختصر، مؤثر اور بلیغ اداریے سہل ممتنع کا حکم رکھتے ہیں۔ آپ کی منظومات حالات کے دھارے کو مؤثر طور پر پیش کرتی ہیں۔ قطعہ جو ہر روز اداریے کی زیریں سطور میں جگہ پاتا ہے وہ بھی خوب ہوتا ہے۔ آپ کی قادر الکلامی میں کسے شک ہو سکتا ہے۔ اللہ کرے کہ اس دور میں یہ "قندیل ربانی" جس نئے انداز کو لیکر روشن ہوئی ہے اس کی روشنی میں اضافہ ہوتا رہے اور اس کی لَو کے بڑھانے کے لئے جو سعی آپ فرما رہے ہیں وہ عند اللہ ماجور ہو۔

"الفضل" کے موجودہ دور کے تقاضے اگرچہ کچھ بھی ہیں مگر اپنے اہل قلم کا بڑا وقیع طبقہ "الفضل" کیلئے بہت کچھ لکھ سکتا ہے۔ مثلاً اقتصادی، تاریخی، جغرافیائی، عمرانی، معاشی، خالص علمی و تحقیقی اور فنی پہلوؤں پر۔

## بقیہ: یاد رفتگان

فی الحقیقت تھا بھی ایسا۔ ان کے سب کام خدا تعالیٰ ہر وقت اور نہایت احسن طریقے سے کر دیتا رہا۔ تو وہ فکر مند کیوں ہوتے اولاد بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی سعادت مند اور لائق بخشی کہ ان سے مل کر بہت خوشی ہوتی۔ میرے تعزیت نامے کے جواب میں عزیز محمود اشرف کا اتنا پیارا خط آیا کہ پڑھتے وقت کئی دفعہ آنسوؤں سے نظر دھندلائی۔ "الفضل" میں عزیز نے نہایت عمدہ مضمون شائع کروایا ہے۔ گزشتہ دسمبر میں ربوہ میں میری ان سے ملاقات ہوئی میرے پاس وقت کم تھا لیکن ان کی باتیں اٹھنے نہیں دیتی تھیں۔ لیکن آخر اٹھنا ہی پڑا۔ مگر طبیعت سیر نہ ہوئی۔ تشنگی سی محسوس ہوتی رہی۔ واپس آکر میں نے ان سے اپنے خط میں بھی اس امر کا تذکرہ کیا اور یہ بھی لکھا کہ آئندہ ملاقات میں ہم کوشش کریں گے کہ زیادہ وقت کی ملاقات ہو لیکن کیا پتہ تھا کہ یہ تو آخری ملاقات ہے۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

## بقیہ: خصوصی پیغام

دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کو بار بار توجہ دلاتا ہوں اور دلاتا رہوں گا، دعوت الی اللہ کے فریضہ کی ادائیگی ہے، ہر احمدی چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت اسے خود کو اس کام میں جھونک دینا ہوگا، چونکہ لائبیریا کی جماعت دوسرے ملکوں سے دعوت الی اللہ اور اس کے خوشکن نتائج کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔

قرآن کریم نے امّت ـــــ کی ایک امتیازی شان یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ دوسروں کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں۔ وہ قوم جو دوسروں کی بھلائی کے لئے کوشاں نہ ہو، خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو محض اپنے تک محدود کرنے والی ہو وہ خود بھی محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ مگر یہ جماعت احمدیہ کا ہرگز ہرگز مقدر نہیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔

"وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

لائبیریا میں اس درخت کی آبیاری آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ آپ نے اپنے آرام اور اوقات کو تج کر اس کو پروان چڑھانا ہے، دعوت الی اللہ کی راہ میں حائل تمام تکلفات اور جھجک کے پردوں کو چاک کر کے دوسروں کو دین ہدیٰ میں شامل کرنا ہے۔ ـــــ

پس مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کی تقدیر کے دوش پر (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے مقصد کو پورا کرنے میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس میں بھی برکت ڈالے گا اور ان کے ایمان و اموال میں بھی۔ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جو سب سے زیادہ اہم اور لابدی چیز ہے، دعا ہے۔ بلکہ زندگی کے ہر کام اور ہر ضرورت اور ہر مشکل پر یہی انسان کا سہارا ہے جو غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے اور بے بس اور کمزور اور ناتواں کو طاقتور ثابت کرتی اور کامیابیوں سے ہمکنار کرتی ہے۔ انسان کے کاموں میں برکتیں دعا ہی کے رستہ سے آتی ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) دعا کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔ دعا کے ذریعہ...... ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں"۔

(ایام الصلح صـ ۲۹)

اس کا ثبوت حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے یہ پیش فرمایا کہ

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں"۔

(برکات الدعا صـ ۱۲)

اللہ کرے کہ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لاتے ہوئے آپ دعوت الی اللہ میں آگے سے آگے بڑھتے رہیں اور لائبیریا میں عظیم الشان روحانی تغیر پیدا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو باہمی محبت و اخوت کے جذبہ سے سرشار رکھے۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ داعی الی اللہ کی صفات سے متصف فرمائے اور دعوت الی اللہ کے لئے آپ کو جذبہ و جوش سے معمور فرمائے۔ آپ کی دعاؤں کو قبولیت بخشے اور آپ کو دنیا میں بھی بامراد کرے اور آخرت میں بھی۔

مرزا طاہر احمد
(امام جماعت احمدیہ)

(ہفت روزہ النصر۔ لندن۔ ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء شمارہ ۴۳ صـ ۱تا۴)

**حبوب مفید اطہرا**

چھوٹی شیشی ۲۰ گرام پندرہ روپے ۱۵
بڑی شیشی ۶۰ گرام پینتالیس روپے ۴۵

**ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ**
فون نمبر ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### چک سکندر میں احمدیوں پر ظلم جاری ہے

# کھاریاں میں احمدیہ بیت الذکر سے کلمہ مٹا دیا گیا

## احمدیہ بیت الذکر اور مربی سلسلہ کے مکان کی مکمل تلاشی لی گئی

احباب جماعت کو علم ہے کہ چک سکندر ضلع گجرات میں احمدیوں پر ہونے والے ظلم وستم (جس میں ۳۔ احمدیوں کا قتل اور قریباً ایک سو احمدی گھروں کو لوٹنے یا جلانے۔ اور ۸۰، ۹۰ جانوروں کو مار دینے کے واقعات شامل ہیں) کے بعد لٹے پٹے احمدیوں کو واپس اپنے گھروں میں جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ یہ صورت حال اب بھی اسی طرح موجود ہے۔ ۱۵ احمدی گرفتار ہیں جبکہ اس ظلم وستم کا ذمہ دار ایک بھی شخص گرفتار نہیں ہوا۔

احمدیوں کے ساتھ اس ظلم کے بعد بجائے اس کے کہ حکومت یا پولیس ان کے ساتھ کسی ہمدردی کا اظہار کرتی اور ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی ذمہ داری پوری کرتی ضلع گجرات کی پولیس نے کارروائی یہ کی ہے کہ ۲۵؍ جولائی کو کھاریاں کی پولیس نے علاقہ مجسٹریٹ کی سربراہی میں کھاریاں کی احمدیہ بیت الذکر، لائبریری اور مربی سلسلہ کے گھر کی تلاشی لی جس کے دوران انہیں کوئی قابل اعتراض چیز نہ ملی۔ اس کے اگلے روز نصف شب کی تاریکی میں پولیس نے احمدیہ بیت الذکر کھاریاں اور امیر جماعت کھاریاں کے گھر سے کلمہ طیبہ کو رنگ پھیر کر مٹا دیا۔

واقعات کے مطابق ۲۵؍ جولائی کی رات گیارہ بجے کے قریب انسپکٹر پولیس راجہ محمد ریاض ایس ایچ او کھاریاں۔ (یہ صاحب چک سکندر کے سانحہ کے دن بھی چک سکندر میں موجود تھے) چوہدری محمد فاروق سب انسپکٹر کھاریاں۔ علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں مرزا اکرم الٰہی بیگ کی قیادت میں پولیس گارد کے ہمراہ احمدیہ بیت الذکر آئے۔ قریباً ایک گھنٹہ تک تلاشی لیتے رہے۔ سٹور، لائبریری الماریاں بکس وغیرہ سب چیزوں کی تلاشی لی۔ پھر مربی سلسلہ مکرم انوار احمد صاحب کے گھر جا کر بھی ایک ایک چیز کی تلاشی لی۔

اگلے روز ۲۶ جولائی ۱۹۸۹ء کو رات سوا بارہ بجے یہ تمام افراد پھر آئے اور بیت الذکر کے باہر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ کو مٹانے کا ارادہ ظاہر کیا اور سیڑھی طلب کی۔ ان کو کہا گیا کہ اس ناپاک کام میں کوئی احمدی آپ کی مدد نہیں کرے گا چنانچہ پولیس نے خود ہی کہیں سے سیڑھی حاصل کی اور گلی کے چوکیدار کو لے آئے اور کہا کہ سیڑھی پر چڑھ کر کلمہ طیبہ کو مٹا دو وہ شخص سیڑھی پر چڑھا اور اس ناپاک کام میں مصروف تھا کہ سیڑھی سمیت زمین پر آرہا۔ رنگ اس کے کپڑوں پر اور زمین پر گر گیا۔ پھر سے سیڑھی لگائی گئی۔ اسی چوکیدار سید شاہ نامی کو پھر اوپر چڑھایا گیا۔ دو سپاہیوں نے سیڑھی کو مضبوطی سے تھاما اور یوں پولیس نے کلمہ طیبہ کے پاکیزہ اور بابرکت کلمات پر رنگ پھیر کر انہیں مٹانے کا فریضہ سرانجام دے دیا۔ اس کے بعد پولیس والے مکرم رشید الدین صاحب امیر جماعت کھاریاں کے گھر گئے اور ان کے گھر میں بھی یہی حرکت پورے اہتمام سے کی گئی۔

علاقہ مجسٹریٹ مرزا اکرم الٰہی صاحب نے بڑے فخر سے بتایا کہ راولپنڈی کی احمدیہ بیت الذکر سے کلمہ طیبہ مٹانے کا کام بھی انہی نے سرانجام دیا تھا۔

## آل ربوہ صنعتی نمائش

مورخہ ۳، ۴؍ اگست کو ایوان محمود میں خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام آل ربوہ صنعتی نمائش منعقد ہو رہی ہے۔ نمائش سے دلچسپی رکھنے والے احباب اور خواتین سے شرکت کی درخواست ہے۔ نیز زعماء کرام اپنے محلہ جات سے خدام کے ہاتھوں سے تیار شدہ الیکٹرونکس کے پراجیکٹ جلد بھجوائیں۔ آج مورخہ ۲؍ اگست کو نمائش کا افتتاح ہوگا۔

آرگنائزر صنعتی نمائش

# خبریں

★۔ پنجاب سمیت سرحد اور شمالی علاقوں میں پورے زور شور سے موسلا دھار بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ان علاقوں کے بڑے بڑے شہروں میں بارشوں نے کاروبار زندگی کو معطل کر کے رکھ دیا ہے۔ ذرائع مواصلات بھی متاثر ہوئے ہیں۔ سب سے زیادہ بارش سیالکوٹ میں ہوئی جہاں چوبیس گھنٹوں کے دوران ۲۷۳ ملی میٹر (تقریباً گیارہ انچ) بارش ہوئی۔ دریائے چناب، راوی، نالہ ایک، ڈیک، بسنتر اور نالہ بھینس میں زبردست سیلاب۔ ہزاروں ایکڑ رقبہ زیر آب آگیا ہے۔ ضلع سیالکوٹ میں تمام سیکشنوں پر گاڑیوں کی آمد و رفت معطل۔ مرالہ اور خانکی میں اونچے درجے کا سیلاب ہے جبکہ شاہدرہ کے مقام پر راوی میں نچلے درجے کا سیلاب ہے۔ فوج امدادی کارروائی میں مصروف ہے۔

★۔ پنجاب کے گورنر جنرل ٹکا خاں نے کہا ہے کہ مخصوص حالات میں گورنر اپنے صوبے میں گورنر راج نافذ کرنے کی سفارش کر سکتا ہے تاہم انہوں نے کہا کہ گورنر راج نافذ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پر امید ہیں کہ حالات کو معمول پر لایا جا سکتا ہے۔

★۔ پشاور کی مقامی عدالت کی اجازت سے وفاقی تحقیقاتی ادارے نے سابق گورنر اور رکن قومی اسمبلی جنرل فضل حق ان کی بیوی اور بیٹوں کے بنک اکاؤنٹس اور اثاثوں کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔

★۔ مبینہ بین الاقوامی سمگلر حاجی اقبال بیگ سے کی جانے والی پوچھ گچھ کے ابھی تک خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ تفتیشی افسران نے اب تک اس سے مقدمات میں درج الزامات کی روشنی میں جو بھی پوچھا حاجی مرزا اقبال نے اسے غلط قرار دیا۔

★۔ بنگلہ دیش میں شدید بارشوں کے نتیجے میں سو افراد ہلاک ہو گئے۔ ساحلی شہر چٹاگانگ میں تین تین فٹ پانی کھڑا ہے۔ سینکڑوں مکانات گر گئے۔ ۴۸ گھنٹے میں ایک فٹ سے زیادہ بارش ہوئی۔ ہزاروں لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ فوج امدادی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ تاہم اسے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

★۔ وفاقی حکومت نے بیرون ملک مقیم پاکستان پیپلز پارٹی کے ان تمام حامیوں کی وطن واپسی کی اجازت دے دی ہے جن کے خلاف ہائی جیکنگ، دہشت گردی، تخریب کاری اور دیگر جرائم میں مارشل لاء دور میں مقدمات قائم کئے گئے تھے۔


## الہدیٰ ماڈل کالج

دار النصر غربی۔ ربوہ

گیارہویں جماعت ایف۔ اے، ایف۔ ایس۔ سی (پری میڈیکل۔ پری انجنیئرنگ) میں داخلہ ۷؍ اگست ۱۹۸۹ء سے شروع ہوگا۔ خواہشمند امیدوار پروویژنل سرٹیفکیٹ اور تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو ہمراہ لائیں۔ فارم داخلہ کالج کے دفتر سے صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے کے دوران مل سکتا ہے۔

پرنسپل۔ الہدیٰ ماڈل کالج۔ ربوہ



حضرت حکیم نظام جان کے

## مشہور دواخانہ

پر

## حکیم عبد الحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵، ۶، ۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد ڈیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے۔

مینیجر مشہور دواخانہ

نزد ڈیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون [illegible]



بے بی گروتھ کورس — BABY GROWTH COURSE — ۳۰ روزہ کورس — قیمت -/۲۵

چھوٹا قد کورس — DWAR FISHNESS COURSE — ۱۰۰ روزہ کورس — قیمت -/۱۰۰

کمزوری جسم کورس — BODY BUILDING COURSE — ۳۰ روزہ کورس — قیمت -/۴۵

موٹاپا کورس — OBESITY COURSE — ۴۰ روزہ کورس — قیمت -/۶۰

مٹی چھوڑ کورس — MITTI CHOUR COURSE — ۳۰ روزہ کورس — قیمت -/۱۵

تفصیلی لٹریچر فری طلب فرمائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱ — کلینک ۶۰۶ — رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷